یسوع مسیح کو قبول کرنا

لیکن جتنوں نے

اُسے قبول

کیا۔اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لائے ہیں۔(یوحنا ۱:۱۲)

یسوع مسیح کو قبول کرنا | یسوع مسیح میں ترقی کرنا | یسوع مسیح میں زندہ رہنا

یسوع مسیح کو قبول کرنا

کوئی کیسے مسیحی ہو سکتا ہے؟

جب کوئی خداوند یسوع مسیح کو قبول کرتا ہے تو کیا ہو سکتا ہے؟

کیا کسی کو بھی یقین ہے کہ وہ بچایا جا سکتا ہے؟

یسوع مسیح میں ترقی کرنا

دُعا

خُدا کا کلام

ایمانداروں کے ساتھ رفاقت رکھنا۔

یسوع مسیح میں زندہ رہنا

ہم یسوع میں کیسے رہ سکتے ہیں؟

ہم گواہ کیسے بن سکتے ہیں؟

یسوع مسیح کو قبول کرنا

یسوع مسیح کو قبول کرنے کا مطلب کیا ہے؟ یہ جملہ یوحنا کی انجیل کے باب ا کی ۱۲ آیت سے لیا گیا ہے۔ ۱۱ آیت سے شروع کرتے ہیں۔ یہ آیت کہتی ہے۔ " وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن جتنوں نے **اُسے قبول کیا** اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔"

اِس آیت سے ہم کیا سبق سیکھتے ہیں یہ کہ بطور مسیحی یا خدا کے بیٹے ہونا کچھ خاص نہیں ہے۔ یہ تو ہم نے اپنے مسیحی والدین سے حاصل کیا ہے لیکن کچھ ہم ذاتی طور پر یا ہوش مندی کے ساتھ یسوع مسیح کو اپنے دِل میں قبول کرتے ہوئے حاصل کرتے ہیں۔ اِس لیے خُداوند یسوع مسیح مکاشفہ ۳ باب ۲۰ آیت میں کہتے ہیں۔ " دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھولے گا تو میں اُس کے پاس اندر جا کر اُس کے ساتھ کھانا کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ ۔" پس یسوع مسیح کو قبول کرنے کا مطلب ہے کہ اپنے دِلوں کو کھولیں اور اُسے اپنی زندگیوں میں ذاتی آقا اور نجات دہندہ کے طور پر دعوت دیں۔

لفظ قبول کرنا ایک **تحفہ** کے طور پر لاگو ہوتا ہے۔ در حقیقت بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ یسوع مسیح وہ تحفہ ہیں جو خدا نے انسان کو دیا ہے۔ بائبل کو مرکزی پیغام (یوحنا ۳:۱۶) میں ملتا ہے۔ " کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

کوئی کیسے مسیحی ہو سکتا ہے؟

۱۔ مانیں کہ آپ گناہ گار ہیں۔ "اِس لیے کہ سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔" (رومیوں ۳:۲۳)

۲۔ یقین کریں کہ یسوع مسیح نے تمہارے لیے صلیب پر جان دے کر تمہارے گناہوں کا کفارہ دے دیا تاکہ تمہیں تمہارے گناہوں کے لیے اپنا آپ نہ دینا پڑے۔

☜ " کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند یسوع مسیح میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔" (رومیوں ۶:۲۳)

☜ " جب ہم گناہ گار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا۔" (رومیوں ۵:۸)

☜ " اور اُس کے بیٹے کا خُون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔" (۱۔ یوحنا ۱:۷)

☜ ” اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔“ (۱۔یوحنا۱:۹)

☜ ” دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں۔اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھولے گا تو میں اُس کے پاس اندر جا کر اُس کے ساتھ کھانا کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ۔“ (مکاشفہ ۳:۲۰)

جب کوئی خُداوند یسوع مسیح کو اپنی زندگی میں قبول کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟

۱۔ وہ خُدا کا بیٹا بن جاتا ہے۔(یوحنا۱:۱۲)

۲۔ وہ دوبارہ پیدا ہوتا ہے۔

یہاں تک کہ لفظ” دوبارہ پیدا ہونا“ ایک بہت ہی سخت لفظ کی طرح ہے۔بہر حال یہ خداوند یسوع مسیح کے لبوں سے ادا ہوئے۔جب وہ ایک بوڑھے مذہبی لیڈر سے گفتگو کر رہے تھے۔یسوع مسیح اُسے بتا رہے تھے کہ صرف مسیحی ہونا ہی کافی نہیں ہے ۔ ” میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا“ (یوحنا۳:۳)

دوبارہ پیدا ہونے کا سادہ سا مطلب یہ ہے۔کہ ہماری روح، جو خدا کے سامنے ہمارے گناہ کی وجہ مردہ ہے جب ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور خُداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہوئے خُدا سے معافی حاصل کرتے ہیں۔تو دوبارہ زندہ ہوتے ہیں۔

☜ ”اور اُس نے تمھیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مُردہ تھے۔جن میں تم پیشتر دُنیا کی روش پر چلتے تھے۔اور ہوا کی عملداری کے حاکم یعنی اُس روح کی پیروی کرتے تھے جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے۔اِن میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گذارتے اور جسم اور عقل کے اِرادے پورے کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غضب کے فرزند تھے۔مگر خُدا نے اپنے رحم کی دولت سے اُس بڑی محبت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی۔جب قصوروں کے سبب سے مردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔ (تم کو فضل ہی سے نجات ملی ہے)۔“ (افسیوں ۲ باب ۱تا۵ آیات)

۳۔ وہ خُداوند یسوع مسیح میں ایک نئی مخلوق بن جاتا ہے۔

☜ ” اِس لیے اگر کوئی مسیح میں ہے۔تو وہ نیا مخلوق ہے۔پرانی چیزیں جاتی رہیں۔دیکھو وہ نئی ہو گئیں“ (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۷)

کیا کوئی یقین سے کہہ سکتا ہے کہ جب وہ مرے گا تو جنت میں جائے گا۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے۔"میں نے تم کو جو خُدا کے بیٹے کے نام پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اِس لیے لکھیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو۔" (۱۔یوحنا ۵:۱۳) ہم اِس آیت سے بتا سکتے ہیں کہ یہ بھی ایک وجہ ہے جس کے لیے بائبل مقدس تحریر کی گئی، ایک نقشِ راہ کی طرح تاکہ ہم پر ظاہر کرے کہ ہم جنت کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔اور ابدی حیات کا یقین دلاتی ہے۔خُدا اُمید ہی نہیں بلکہ یہ جاننا چاہتا ہے۔کہ کیا ہمارے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے۔کچھ اور بھی آیتیں ہیں۔جو ہمیشہ کی زندگی کا یقین دلاتی ہیں۔

☜ "جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے۔اور جس کے پاس خُدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں۔"(۱۔یوحنا ۵:۱۲)

☜ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سُنتا ہے۔اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے۔ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے۔اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔"(یوحنا ۵:۲۴)

☜ "روح خُود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے۔کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔" (رومیوں ۸:۱۶)

یسوع مسیح میں بڑھنا

☜ " پس جس طرح تم نے مسیح یسوع خُداوند کو قبول کیا اُسی طرح اُس میں چلتے رہو۔اور اُس میں جڑ پکڑتے اور تعمیر ہوتے جاؤ اور جس طرح تم نے تعلیم پائی اُسی طرح ایمان میں مضبوط رہو اور خُوب شُکر گذاری کیا کرو۔" (کلسیوں ۲ باب ۶ تا ۷ آیت)

ایک نئے پیدا ہونے والے بچے کی بڑھوتری کے لیے بہت کچھ کرنا ہوتا ہے۔پس خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت میں نیا پیدا ہونے والا شخص بھی بہت کچھ کرتا ہے۔اوپر والی آیت بتاتی ہے۔کہ یسوع مسیح کو قبول کرنا ایک لمبے سفر کا آغاز ہے۔جیسے کہ کسی نے کہا ہے۔کہ یسوع مسیح کے ساتھ چلنا 100 میٹر کی دوڑ نہیں ہے۔بلکہ تمام زندگی کی دوڑ ہے۔

یہ آیت ہمیں یہ بھی بتاتی ہے۔کہ اُس کے ساتھ چلنا ہے جس کا مطلب ہے کہ اُس کے کلام اور روح میں مکمل فرمانبرداری کے ساتھ چلنا، اُس میں جڑ پکڑنا اور تعمیر ہونا ہے۔جیسا کہ ایک درخت اپنی جڑیں نیچے زمین میں بھیجتا ہے اور اُس کی شاخیں اوپر ہوتی ہیں۔فرض کریں ہماری جڑیں مسیح میں ہیں۔اور ہم اُس میں بڑھتے ہیں تاکہ ہم پھل لائیں اور اُسے خوش کریں۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے۔ کہ ہمیں بچپن سے آدمی کی طرف بڑھنا ہے۔ "جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا۔ بچوں کی سی طبیعت تھی۔ بچوں کی سی سمجھ تھی۔ لیکن جب جوان ہوا تو بچپن کی باتیں ترک کر دیں۔" (۱۔کرنتھیوں ۱۱:۱۳)

بڑھنا ایک بہت سُست عمل ہے۔ صرف گھاس اور جڑی بوٹیاں ہی بہت تیزی سے بڑھتی ہیں۔ درخت ایک رات میں نہیں بڑھتے۔ اُنہیں بڑھنے میں طویل عرصہ لگتا ہے۔ وہ آہستہ لیکن یقینی بڑھتا ہے۔ اور جب وہ بڑھ چُکتا ہے تو پھل لاتا ہے۔

ایک درخت کو ضرورت ہوتی ہے۔

(الف) ہوا

(ب) پانی اور نمکیات

(ج) بڑھنے کے لیے سورج کی روشنی۔

یہاں پر اُس کے لیے کچھ بنیادی تراکیب ہیں۔ جو خدا کی بادشاہت میں خُداوند یسوع مسیح میں بڑھتا ہے۔ وہ تراکیب مندرجہ ذیل ہیں۔

دُعا

خُدا کا کلام اور

ایمانداروں کے ساتھ رفاقت

دُعا

جیسا کہ انسان کے زندہ رہنے کے لیے ہوا ضروری ہے ویسے ہی روحانی زندگی کے لیے دُعا ضروری ہے۔ دُعا سانس لینے کی طرح ہے۔ جب ہم سانس لیتے ہیں تو ہم آکسیجن کو اندر کھینچتے ہیں۔ جو ہماری زندگی کے لیے ہی ضروری ہے۔ اور ہم گندی ہوا باہر نکالتے ہیں۔ اِسی طرح سے جب ہم دُعا کرتے ہیں۔ تو وہ خُدا کے فضل، معافی اور محبت وغیرہ اندر لینے کے مترادف ہے۔ اور ہم توبہ کرتے ہوئے اپنے گناہ، کمزوریاں اور ناکامیاں باہر نکالتے ہیں۔

دُعا کیا ہے؟

دُعا خُدا کے ساتھ رابطہ رکھنا ہے۔ دُعا دو رویہ گلی ہے۔ ہم اُس سے بولتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ بولتا ہے۔ دُعا خُدا کے ساتھ بات کرنا ہے۔ جیسے ہم دوست کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ ہم اپنی خوشیاں اور غمیاں اُسے بتاتے ہیں۔ ہم اُس کے سامنے اپنی کمزوریوں کا اقرار کرتے ہیں۔ ہم اُس سب کے لیے اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ جو اُس نے ہمارے لیے کیا۔ ہم اُسے اُس کے

تمام دِن کے لیے فضل، قوت، حفاظت اور عقل و فہم کے لیے کہتے ہیں۔ ہم اُسے برکت اور دوسروں کی حفاظت کے لیے کہتے ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ مختلف ذرائع سے بولتا ہے۔ اور سب سے خاص ذریعہ اُس کا کلام ہے۔ جب ہم اُس کا کلام پڑھتے ہیں۔ یہ اُس کے دِل کو پڑھنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اُس کا کلام اُس کے دِل اور ذہن کا اظہار ہے۔

وہ اپنے روح کے ذریعے بھی بولتا ہے۔ جو ہم میں بستا ہے۔ جب ہم کچھ کرتے یا کہتے ہیں۔ جو کہ اُسے خوش نہیں کرتا۔ وہ ہمیں مجرم قرار دیتا ہے۔ لیکن ملامت نہیں کرتا، کیونکہ ملامت شیطان کی طرف سے ہے۔

عام طور پر رابطہ باپ اور بیٹے کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ ہمارا آسمانی باپ ہے۔ اور ہم اُس کے بیٹے ہیں۔ اِس کے برعکس ہمارے زمینی باپ گو کامل اور الزام سے مبرا ہوں۔ کوئی مسئلہ نہیں۔ ہمارے زمینی ماں باپ جتنے بھی اچھے ہوں۔ اُن کی اچھائی موازنہ سے بہت دور ہے۔

باپ اور بیٹے کے اچھے تعلقات کے لیے اچھا رابطہ ہونا چاہیے۔ یہی ہے کہ دُعا اُس (خُدا) کے اور ہمارے درمیان ایک مضبوط رابطہ ہے۔

دُعا کی مختلف اقسام

(i) توبہ کے لیے دُعا

یہ دُعا وہ دُعا ہے۔ جو ہمیں خُدا کے خاندان میں لے آتی ہے۔ اور ہمیں اُس کے رحم کو لینے والی بنا دیتی ہے۔ یہ وہ دُعا ہے۔ جو ہمارے اور خُدا کے درمیان چینل کو کھول دیتی ہے۔ کیونکہ گناہ خُدا اور انسان کے درمیان دیوار ہے۔ توبہ یہ ہے۔ کہ ہمیں اُس گناہ سے صاف کرتی ہے جو ہمیں خُدا کے ساتھ دِل سے دِل ملا کر چلنے میں روک دیتی ہے۔

☜ ”دیکھو خُداوند کا ہاتھ چھوٹا نہیں ہو گیا کہ بچا نہ سکے اور اُس کا کان بھاری نہیں کہ سُن نہ سکے۔ بلکہ تمہاری بد کرداری نے تمہارے اور تمہارے خُدا کے درمیان جُدائی کر دی ہے۔ اور تمہارے گناہوں نے اُسے تم سے روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سُنتا۔“ (یسعیاہ ۵۹ باب ۱تا۲ آیات)

☜ ” اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔“ (ا۔یوحنا ۱:۹)

☜ ” اَے میرے بچو! یہ باتیں میں تمہیں اِس لیے لکھتا ہوں کہ تم گناہ نہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز۔“(ا۔یوحنا ۲:۱)

☜ ” اور اُس کے بیٹے کا خُون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔“ (ا۔یوحنا ۱:۷)

لیکن اگر ہمارا ضمیر مطمئن ہے اور ہمارا دِل ہمیں ملامت نہیں کرتا تو ہمیں ہر وقت توبہ کے لیے دُعا نہیں کرنی چاہیے

☜ ''اَے عزیزو! جب ہمارا دِل ہمیں الزام نہیں دیتا تو ہمیں خُدا کے سامنے دلیری ہو جاتی ہے۔''
(۱۔یوحنا ۳:۲۱)

اگرچہ ہمارا ضمیر مطمئن بھی ہو پھر ایک ایسا وقت آتا ہے جب ہم توبہ کرنا چاہتے ہیں جیسے کہ داؤد نے دُعا کی۔

☜ '' اَے خُدا! تو مجھے جانچ اور میرے دِل کو پہچان۔ مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے۔'' (زبور ۱۳۹:۲۳)

(ii) التجائی دُعا

یہ وہ دُعا ہے۔ جس میں ہم خُدا سے وہ مانگتے ہیں جس کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔'' مانگو تو تم کو دیا جاے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے۔ اور جو کھٹکھٹاتا ہے۔ اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔'' (متی ۷ باب ۷ تا ۸ آیات)

التجائی دُعا وہ دُعا بھی ہے۔ جس میں ہم اپنی تمام فکریں اُس پر ڈال دیتے ہیں اور اُس کے بدلے میں ہم خُدا سے فضل اور اطمینان حاصل کرتے ہیں۔

☜ ''پس خُدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تاکہ وہ تمہیں وقت پر سربلند کرے۔ اور اپنی ساری فکر اُسی پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہارا خیال ہے۔'' (۱۔پطرس ۵ باب ۶ تا ۷ آیات)

☜ '' کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دُعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گذاری کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کی جائیں۔'' (فلپیوں ۴:۶)

جب ہم التجائی دُعا میں خُدا سے کہتے ہیں کہ وہ ہمیں کچھ دے یا ہمارے لیے کچھ کرے۔ تو اُس کا جواب تین طرح کا ہو سکتا ہے۔

۱۔ وہ **ہاں** بھی کہہ سکتا ہے۔ اور جو ہم اُس کی مرضی اور اُس کے وقت کے مطابق مانگ رہے ہیں۔ وہ ہمیں دیتا ہے۔

۲۔ وہ ہمیں درخواست کا **انتظار** کرنے کو بھی کہہ سکتا ہے۔ جب ہماری درخواست اُس کی مرضی کے مطابق تو ہوتی ہے۔ لیکن وقت کے مطابق نہیں ہوتی۔ خُدا انتظار کرنے کے بارے میں کیوں کہتا ہے۔ اِس کی بہت سی وجوہات ہیں کچھ وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(الف) وہ ہمیں برداشت سکھاتا ہے۔ اور ہمارے کردار کی تعمیر کرتا ہے۔

(ب) ایمان کو عمل میں بڑھاتا ہے۔

(ج) بعض اوقات وہ انتظار کا کہتا ہے۔ کیونکہ ہم اُس کے لیے تیار نہیں ہوتے جو ہم مانگ رہے ہوتے ہیں۔ وہ اُس وقت تک جواب میں دیر کرتا ہے۔ جب تک کہ ہم جواب حاصل کرنے کی حالت میں نہیں آجاتے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ خُدا کی طرف سے دیر خدا کی طرف سے انکار نہیں ہے۔

۳۔ وہ ہماری درخواست کے جواب میں ناں بھی کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ہم جانتے نہیں ہوتے کہ ہم کیا مانگ رہے ہیں۔ کوئی زمینی ماں باپ ہر اُس چیز کے بارے میں ہاں نہیں کہہ سکتے جو وہ مانگ رہے ہوتے ہیں۔ اگر بچہ جو کچھ بھی مانگ رہا ہے جو اُس کے فائدے کے لیے نہیں ہے تو ماں باپ اُس بات کے لیے انکار بھی کر دیتے ہیں۔ جس کے لیے انہوں نے وعدہ کیا ہوتا ہے۔ پس کیا خُدا بھی ہماری درخواستوں کو رَد کرتا ہے۔

کچھ وجوہات جب خُدا ہماری دُعاؤں کو 'ناں' کہہ دیتا ہے۔

۱۔ جب ہم اُس کی مرضی کے خلاف مانگ رہے ہوتے ہیں۔

☜ ''اور ہمیں جو اُس کے سامنے دلیری ہے اُسکا سبب یہ ہے۔ کہ اگر اُس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔'' (۱۔یوحنا ۵:۱۴)

۲۔ جب ہم ذاتی خوشی سے لطف اندوز ہونے کے لیے مانگتے ہیں۔

☜ '' تم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اِس لیے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو تا کہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ کر سکو۔'' (یعقوب ۴:۳)

۳۔ جب ہم شک میں مانگتے ہیں۔

☜ '' مگر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے۔ جو ہوا سے بہتی اور اُچھلتی ہے۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خُداوند کے کچھ ملے گا۔ (یعقوب ۱ باب ۶ تا ۷ آیات)

۴۔ اگر ہمارے دِل میں غیر اقرار شُدہ گناہ ہے۔

☜ ''اگر میں بدی کو اپنے دِل میں رکھتا تو خداوند میری نہ سُنتا۔'' (زبور ۶۶:۱۸)

(iii) دوسروں کے لیے دُعا

یہ دُعاوہ دُعاہے۔جو ہم دوسروں کے لیے کرتے ہیں۔تمام دُعائیں ہی اہم ہوتی ہیں۔لیکن سب سے اچھی دُعاوہ ہے۔جو اپنی بجائے دوسروں کے لیے مانگی جاتی ہے۔کیونکہ اِس سے ظاہر ہوتا ہے۔کہ ہم اپنے سے ہٹ کر دوسروں کی ضرورت کے متعلق سوچتے ہیں۔

☜ ''اِسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیونکہ جس طور سے ہم کو دُعا کرنا چاہیے ہم نہیں جانتے مگر روح خُود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے۔جنکا بیان نہیں ہو سکتا۔اور دِلوں کو پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے کیونکہ وہ خُدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے۔'' (رومیوں ۸ باب ۲۶ تا ۲۷ آیات)

(iv) شُکر گذاری کی دُعا

شُکر گذاری ہر اُس چیز کے لیے خُدا کا شکریہ کرنا ہے جو اُس نے ہمارے لیے کی۔

☜ '' اَے میری جان! خُداوند کو مبارک کہہ
اور جو کچھ مجھ میں ہے اُس کے قدوس نام کو مبارک کہے۔
اَے میری جان! خداوند کو مبارک کہہ
اور اُس کی کسی نعمت کو فراموش نہ کر۔
وہ تیری ساری بدکاری کو بخشتا ہے۔
وہ تجھے تمام بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔
وہ تیری جان ہلاکت سے بچاتا ہے۔
وہ تیرے سر پر شفقت و رحمت کا تاج رکھتا ہے۔
وہ تجھے عمر بھر اچھی چیزوں سے آسودہ کرتا ہے۔
تو عقاب کی مانند از سرِ نو جوان ہوتا ہے۔'' (زبور ۱۰۳ : ۱ تا ۵ آیات)

(v) پرستش

پرستش بھی دُعا کی ایک قسم ہے۔جہاں پر ہم خُدا کی تعریف اور حمد کرتے ہیں۔اِس لیے کہ اُس نے ہمارے لیے کیا کیا ہے۔بلکہ اِس لیے کہ وہ کون ہے۔کیونکہ وہ ہی صرف تعریف اور حمد کے لائق ہے۔

☜ '' میں خداوند کو جو ستائش کے لائق ہے۔پکاروں گا۔

یوں میں اپنے دُشمنوں سے بچایا جاؤنگا۔"   (زبور ۱۸:۳)

☜ "ہمارے خُدا کے شہر میں۔ اپنے کوہِ مقدس پر

خُداوند بزرگ اور بے حد ستائش کے لائق ہے۔ (زبور ۴۸:۱)

(vi) متفقہ دُعا

یہ وہ دُعا ہے جہاں دو یا تین ایماندار کسی بات پر متفق ہوتے ہیں۔ اور دُعا کی کوئی خاص ضرورت یا درخواست ہوتی ہے۔

☜ " پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لیے جسے وہ چاہتے ہیں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اُن کے لیے ہو جائے گی۔" (متی ۱۸:۱۹)

(vii) اختیار کی دُعا

یہ دُعا وہ دُعا ہے۔ جس میں ہم اپنے خُدا کا دیا ہوا اختیار دشمن اور شیطان کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں۔ جو اختیار خُدا نے ہمیں دیا ہے۔ وہ اِس طرح کا ہے۔

یسوع کا نام

☜ " اسی واسطے خُدا نے بھی اُسے بہت سر بلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ تا کہ یسوع کے نام پر ہر ایک گُھٹنا ٹکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو۔ خواہ زمینیوں کا۔ خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں۔"

(فلپیوں ۲ باب ۹ تا ۱۰ آیات)

☜ "سب قوموں نے مجھے گھیر لیا۔

میں خُداوند کے نام سے اُن کو کاٹ ڈالوں گا۔

اُنہوں نے مجھے گھیر لیا۔ بیشک گھیر لیا۔

میں خُداوند کے نام سے اُن کو کاٹ ڈالوں گا۔

اُنہوں نے شہد کی مکھیوں کی طرح مجھے گھیر لیا۔ وہ کانٹوں کی آگ کی طرح بجھ گئے۔

میں خُداوند کے نام سے اُن کو کاٹ ڈالوں گا۔

تو نے مجھے زور سے دھکیل دیا کہ گر پڑوں

لیکن خداوند نے میری مدد کی۔

خداوند میری قوت اور میرا گیت ہے۔

وہی میری نجات ہوا۔" (زبور ۱۸ باب ۱۰تا۱۴ آیات)

☜ " خداوند کا نام محکم بُرج ہے۔ صادق اُس میں بھاگ جاتا ہے۔اور امن میں رہتا ہے۔" (امثال ۱۰:۱۸)

☜ "کسی کو رتھوں کا اور کسی کو گھوڑوں کا بھروسہ ہے۔

پر ہم تو خُداوند اپنے خُدا ہی کا نام لینگے۔

وہ تو جُھکے اور گر پڑے۔

پر ہم اُٹھے اور سیدھے کھڑے ہیں۔ (زبور ۲۰ باب ۷تا۸ آیات)

یسوع مسیح کا خُون

یسوع مسیح کے خُون کی طاقت ہمیں تمام گناہوں سے صاف کرتی ہے۔تاکہ شیطان ہماری زندگیوں میں پاؤں رکھنے کا کوئی سہارا نہ ڈھونڈ سکے۔

☜ " اور اُس کے بیٹے کا خُون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔" (ا۔یوحنا ۷:۱)

☜ " تو مسیح کا خُون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے سے خُدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا۔

تمہارے دِلوں کو مردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کرے گا۔تاکہ زندہ خُدا کی عبادت کریں۔"

(عبرانیوں ۹:۱۴)

خُدا کا کلام

جب خُداوند یسوع مسیح شیطان سے آزمایا گیا تو اُس نے شیطان کو شکست دینے کے لیے خُدا کا کلام استعمال کیا۔تین دفعہ خُداوند یسوع مسیح نے کہا۔

☜ " لکھا ہے . . . لکھا ہے. . . لکھا ہے . . . "(متی ۴ باب ۱تا۱۱ آیات)

بائبل ہمیں بتاتی ہے۔

☜ " پس خُدا کے تابع ہو جاؤ اور ابلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تم سے بھاگ جائے گا۔خُدا کے نزدیک جاؤ تو وہ تمہارے نزدیک آئے گا۔اَے گنہگارو! اپنے ہاتھوں کو صاف کرو اَے دودِلو اپنے دِلوں کو پاک کرو۔"

(یعقوب ۴ باب ۷تا۸ آیات)

واقعات کے تسلسل کا نوٹس

۱۔ اپنے آپ کو خُدا کے حوالے کرنا۔

۲۔ شیطان کے خلاف مدافعت کرنا۔

۳۔ وہ (شیطان) تم سے بھاگ جائے گا۔

اگر ہم اِس ہدایت پر عمل کریں، تو شیطان کے پاس اِس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ ہمارے سامنے سے بھاگ جائے۔ اپنے آپ کو اُس کے ہاتھوں میں دینے کا صرف ایک طریقہ ہے۔ کہ اُس کے کلام پر عمل کریں۔ جب ہم اُس پر عمل کرنے میں ناکام ہوتے ہیں، تو ہمیں توبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اُسے کہیں کہ ہمیں اپنی کمزوریوں پر قابو پانے کے لیے اپنا فضل عنایت کرے۔

خدا کا کلام

جیسا کہ ہمارے انسانی بدن کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِسی طرح ہماری روحانی زندگی کو خُدا کے کلام کی ضرورت ہوتی ہے۔

☜ "نوزاد بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہو تا کہ اُس کے ذریعہ سے نجات حاصل کرنے کے لیے بڑھتے جاؤ۔" (۱۔ پطرس ۲:۲)

ہماری زندگی میں خُدا کا کلام کیا کردار ادا کرتا ہے۔

۱۔ وہ ہمارا نور ہے۔ (زبور ۱۱۹:۱۰۵)

۲۔ یہ ہماری صفائی کرتا ہے۔ (زبور ۱۱۹:۹)

۳۔ یہ ہمیں ہماری روحانی میراث دیتا ہے۔ (اعمال ۲۰:۳۲)

۴۔ یہ ہمارے دُشمن سے لڑنے کے لیے ہماری روحانی تلوار ہے۔ (افسیوں ۶:۱۷)

۵۔ یہ ہماری روحانی خوراک ہے۔ (۱۔ پطرس ۲ باب ۱ تا ۳ آیات)

۶۔ یہ ہمیں سچائی سکھاتا ہے۔ (امثال ۲۲ باب ۲۰ تا ۲۱ آیات)

۷۔ یہ ہمیں غلامی سے آزاد کرتا ہے۔ (یوحنا ۸:۳۲)

۸۔ یہ ہمیں سمجھ اور عقل دیتا ہے۔ (زبور ۱۱۴ آیات ۹۸ تا ۱۰۰)

۹۔ یہ ہمیں غلطیوں سے دور رکھتا ہے۔ (متی ۲۲:۲۹)

۱۰۔ یہ ہمارے دِل کی ایکسرے کی طرح جانچ کرتا ہے۔ (عبرانیوں ۴:۱۲)

ہم اوپر دیئے گئے خُدا کے کلام سے فائدہ حاصل کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ جب ہم اِس کلام کے اندر رہتے ہیں۔

خُدا کے کلام کو صرف سننا اور پڑھنا ہی ہمیں کچھ اچھا نہیں دے سکتا۔

☜ " لیکن کلام پر عمل کرنے والے بنو نہ محض سننے والے جو اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کیونکہ جو کوئی کلام کا سننے والا ہو اور اُس پر عمل کرنے والا نہ ہو وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اپنی قدرتی صورت آئینہ میں دیکھتا ہے۔ اِس لیے کہ وہ اپنے آپ کو دیکھ کر چلا جاتا اور فوراً بھول جاتا ہے کہ میں کیسا تھا۔ لیکن جو شخص آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا ہے۔ وہ اپنے کام میں اِس لیے برکت پائے گا کہ سُن کر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔" (یعقوب ۱ باب ۲۲تا۲۵ آیات)

دوسرے ایمانداروں کے ساتھ رفاقت

کوئی مسیحی کوئی جزیرہ نہیں ہو سکتا۔ تعریف کے مطابق ایک مسیحی یسوع مسیح کے جسم کا ایک حصہ ہے۔ جسم کا کوئی بھی سیل ہمارے جسم کے باہر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ہمارے روحانی اصل کا انحصار ایمانداروں کے ساتھ رفاقت پر ہے۔

دوسرے ایمانداروں کے ساتھ ہمیں رفاقت کی کیوں ضرورت ہے؟

۱۔ کیونکہ خُدا اپنی برکتیں اُس وقت نازل کرتا ہے۔ جب ایماندار اکٹھے ہوتے ہیں۔

☜ "دیکھو کیسی اچھی اور خوشی کی بات ہے۔ کہ بھائی باہم مل کر رہیں۔ یہ اُس بیش قیمت تیل کی مانند ہے جو سر پر لگایا گیا۔ اور بہتا ہوا داڑھی پر یعنی ہارون کی داڑھی پر آ گیا۔ بلکہ اُس کے پیراہن کے دامن تک جا پہنچا۔ یا حرمون کی اوس کی مانند ہے۔ جو صیون کے پہاڑوں پر پڑتی ہے۔ کیونکہ وہیں خُدا نے برکت کا یعنی ہمیشہ کی زندگی کا حکم فرمایا۔" (زبور ۱۳۳)

۲۔ کیونکہ خُدا اِس طرح کے اجتماع میں حاضر ہوتا ہے۔

☜ "کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں۔ وہاں میں اُن کے بیچ ہوں" (متی ۱۸:۲۰)

۳۔ محبت دینا اور لینا۔

☜ " میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسے میں نے تم سے محبت رکھی۔ تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔" (یوحنا ۱۳ باب ۳۴،۳۵ آیات)

☜ ”اور محبت اور نیک کاموں کی ترغیب دینے کے لیے ایک دوسرے کا لحاظ رکھیں۔“ (عبرانیوں ۱۰:۲۴)

۴۔ تعریف کرنا اور ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرنا۔

☜ ”اور ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں جیسا بعض لوگوں کا دستور ہے بلکہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور جس قدر اُس دِن کے نزدیک ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زیادہ کیا کرو۔“

(عبرانیوں ۱۰:۲۵)

۵۔ کیونکہ ہم ایک خاندان ہیں اور ایک جسم کے حصے ہیں۔

(۱۔کرنتھیوں ۱۲ باب ۱۲ تا ۳۱ آیات، ۱۴ باب ۲۶ آیت)

یسوع کے لیے جیو

☜ ”کیونکہ زندہ رہنا میرے لیے مسیح ہے اور مرنا نفع۔“ (فلپیوں ۱:۲۱)

پولوس رسول اِس آیت میں کہتا ہے۔ کہ اُس کا تمام زندگی مرکزِ نگاہ یسوع رہا۔ وہ اپنے لیے نہیں بلکہ یسوع مسیح کی مرضی میں زندہ رہتا ہے۔ اگر وہ مرتا ہے تو خداوند یسوع مسیح کے پاس جاتا ہے۔ تو یہ نقصان نہیں بلکہ نفع ہے۔

ہم یسوع مسیح کے لیے کیسے زندہ رہتے ہیں؟

صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ہم یسوع مسیح کے لیے زندہ رہ سکتے ہیں۔ کہ ہم اُس کی مرضی کو جانیں اور اُسے پورا کریں۔ اُس کی مرضی جاننے کا ذریعہ اُس کا کلام ہے۔ کیونکہ خُدا کا کلام اُس کی مرضی کا مکاشفہ ہے۔

آئیں ہم دو بڑے احکام دیکھیں۔ جو خُدا نے ہمیں اپنے کلام میں دیئے ہیں۔ (متی ۲۲ باب ۳۵ تا ۴۰ آیات)

۱۔ خداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔

اگر ہم خُدا سے اپنی تمام صلاحیتوں سے محبت رکھتے ہیں جو کہ نہیں ہوگا۔ تو ہم خوش نہیں کرتے۔

☜ ”اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کروگے۔“ (یوحنا ۱۴:۱۵)

☜ ”پس اَے بھائیو! میں خُدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لیے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خُدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے۔ اور اِس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ اپنی عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تاکہ خُدا کی نیک اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔“ (رومیوں ۱۲ باب ۱ تا ۲ آیات)

۲۔ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرنا: اگر ہم دوسروں سے اپنی مانند محبت کرتے ہیں۔ تو ہم اُن کے لیے بہترین خواہش اور اُن کو کسی طرح سے بھی نقصان نہ پہنچانے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اگر وہ بچے ہوئے نہیں ہیں تو اُن کی نجات کے لیے دُعا کریں۔ اُن کے لیے بچائے جانے کے یسوع مسیح کے فضل کے تم گواہ ہوگے۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ کہ ہم اُن کو یسوع مسیح کی اچھائی کے متعلق بتائیں۔ (۱۔ پطرس ۹:۲، اور متی ۱۰ باب ۳۲، ۳۳ آیات)

ہم گواہ کیسے ہو سکتے ہیں؟

سادہ لفظوں میں، گواہ کا کام صرف یہ ہے کہ وہ دوسروں کو بتائے کہ یسوع مسیح نے اُس کے لیے کیا کیا ہے۔ (۱۔ یوحنا ۱ باب ۱ تا ۲ آیات)

سب سے پہلے ہم اپنی زندگیوں کے ذریعے یسوع مسیح کے فضل اور محبت کی گواہی کے ساتھ ہم زندہ گواہ ہیں۔ (متی ۵:۱۴) لیکن ہمیں اپنے منہ سے بھی گواہ ہونا چاہیے۔ (۱۔ پطرس ۹:۲، ۳:۱۵)

جب ہم اپنے منہ سے گواہ ہوتے ہیں۔

۱۔ ہم دوسروں کو بتاتے ہیں کہ خُداوند نے ہماری زندگیوں میں کیا کیا ہے۔ اُس نے ہماری زندگی کیسے تبدیل کی۔

۲۔ ہم خُدا کا کلام دوسروں کی زندگیوں تک پہنچائیں۔ خُدا کے کلام جس نے ہماری زندگیوں کو تبدیل کیا ہم اُن کے لیے گواہ ہیں۔ اگر وہ ہماری زندگیوں کو تبدیل کرنے کے لیے بہت ہی کافی ہے تو وہ آپ کی زندگیوں کو تبدیل کرنے کے لیے بھی کافی اچھا ہے۔ "تاکہ تم بے عیب اور بھولے ہو کر ٹیڑھے اور کجرو لوگوں میں خُدا کے بے نقص فرزند بنے رہو۔ جن کے درمیان تم دُنیا میں چراغوں کی طرح دکھائی دیتے ہو۔ اور زندگی کا کلام پیش کرتے ہو تاکہ مسیح کے دِن مجھے فخر ہو کہ نہ میری دوڑ دھوپ بے فائدہ ہوئی نہ میری محنت اکارت گئی۔" (فلپیوں ۲ باب ۱۵ تا ۱۶ آیات)

"جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہی پھل لاتا ہے۔" (یوحنا ۱۵:۵)